منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم وقہر آمدہ منشور محمد | توریت بالا تورید انجیل بہ تبجیل | گویان صفت وسیرت مبرد محمد

منشور محمدی کا فرمان | جاری ہے تا بہ ختم دوران | شائع ہے باہر از تزئین | آمین آمین الٰہی آمین

نمبر ۲۵ | مورخہ بیست وچہارم شہر رمضان المبارک روز پنجشنبہ ۱۲۹۱ سنہ ہجری | جلد ۳

اشتہار

بعد حمد ونعت کے شائقان حق پسند کو بشارت وطالبان راہ ہدایت کو اشارت ہو کہ پرچہ ہذا ازمرہ احباب کے جانب سے مہینے مین تین مرتبہ ۵ ۔ ۱۵ ۔ ۲۵ ۔ ماہ انگریزی کو چھپکر جلوہ اشاعت پاتا ہے مقصود اسکی اجرائے حقیت دین اسلام ظاہر کرنا ہے اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کی تردید قیمت اسکی بمد پیشگی چار روپیہ دوآنہ مع محصول ڈاک مقرر ہے اور مابعد المضاعف گورنمنٹ انگریزی اور راجگان گرامی بصیغہ پیشگی ۱۲ روپیہ سالانہ اور بعد کو دوگنی قیمت لیجاویگی مضامین مفید مفت اور مضمون خاص بلمعبرت ۱ فی سطر طبع ہوگا جملہ خط وکتابت وارسال زر قیمت پرچہ ہذا بذریعہ منشی آرڈر ونکٹ نصف آنہ بنام راقم ہونی چاہئے ۔ العبد محمد عبد المجید سکرٹری انجمن ازمرہ

قبول اسلام

اخبار سندیوز کے حوالے سے اکزامنر مین لکھا ہے کہ بمقام سکھر واقع سندھ مین بیشتر قوم کے ہندوؤنے دین اسلام قبول کرلیا اور اسکے اسلام لانے سے ہندوؤن کو از بس تشویش حاصل ہوی کیونکہ وہ شجعہ ہندو ونگا گروجی تہا ۔ میسور اخبار نمبر ۳ جلد ۲

خیر آباد

مسمی دیبی قوم بقال اونیا ساکن خیر آباد اپنے ذوق شوق سے مشرف باسلام ہوا ۔ نظام الاثار ریاض الاخبار نمبر ۱ جلد ۱

بعضے سوالون کے جوابات از مولوی الفت حسین صاحب

بعضے عیسائی یہہ کہدیا کرتے ہین کہ مسلمانون کے نبی نے برائے تالیف قلوب مسلمین وترغیب مومنین بہت باتین شریعت مین آسان ومزہ دار نکالدئے ہین مثلاً چار نکاح وغیرہ اسلئے انکا جواب صواب لکہا جاتا ہے ۔ واضح ہو کہ آنحضرت نے اول چالیس برس کی عمر مین ایکبار بے انتظار شروت ومددگار بحکم پروردگار اظہار نبوت فرمایا اور کچہہ کفار بت پرست کے شوکت ظاہری پر خیال نفرمایا ۔ دفعتہً شروع بت پرستی کی مذمت فرمائی اور کافران کی ذلت چاہی ہرچند تکلیف انہائی مگر حق سے گروق نہ پہرائی ۔ کیا یہہ بات تالیف قلوب

رہگئی اور ہمنے ثابت کردیا کہ دیکھو روح القدس دیتا ہی کو
اصطباغ پاکر لوگون نے گناہ کئی تو پھر اب ہم کو کیونکر یقین ہو کہ
جو کوئی مسیح پر ایمان لائیگا گناہ نکریگا۔ شائد وہ کوئی اور مسیح
ہوگا کہ جو صلیب نہین دیا گیا اور پلاطوس کے سامنے بے عزت
نہین کیا گیا اور جو ایمان لانیوالے کوئی دیوتی ہونگے۔
اری جب یہودا اسکریوطی جیسے شاگرد کہ جسنے بارہون شاگردون
کے ساتھ برکت اور بخشش پایا ہی وہ بدی سے نہ چوکا تو اور
کس شمار اور کس قطار مین ہین۔ ۴ یہہ دعوی مجیب صاحب کا بالکل
غلط ہی کہ اوسنے یعنے مسیح نے خوشی سے ہمارے بدلے جان
دی الخ۔ نہین صاحب خوشی سے جان نہین دی وہ بلکہ
چیختا چلاتا بلکتا ایلی ایلی لما سبقتنی کہتا ہوا پھانسی دیا گیا
اور ہمیشہ زندگی بھر انجیل سے ظاہر ہی کہ وہ بیابانون اور پہاڑون
مین یہودیون کے ڈر سے چھپتا پھرتا تھا آخر اوسکی دعوی نے
اوس سے یہہ صورت کی۔ نہین معلوم کہ مجیب بہ خلاف انجیل کیونکر کہتا ہے
کہ اوس نے خوشی سے جان دی واہ کیا خوب دروغ گو یم
برو تو اسکو کہتے ہین۔ دیکھو یوحنا کی انجیل۔ ۱۱ باب ۵۳ آیت
سو وہ اس روز سے آپس مین مشورت کرنے لگے کہ اسکو قتل
کرین ۵۴ اوسوقت سے یسوع یہودیون مین اور بھی ظاہرا
پھرتا تھا مگر وہان سے جنگل کی نزدیک افرائیم نام ایک شہر مین گیا
اور اوسنے شاگردون کے ساتھ وہان گذران کرنے لگا الخ و
اصل کلام انجیل سے ظاہر کہ آدم کی گناہ سے ہم کو کچھ علاقہ نہین ہے
چنانچہ حزقیل ۱۸ باب ۲۰ و ۲۱ سطر اور اوسنے چلتے ہوئے
ایک آدمی کو جو جنم کا اندھا تھا دیکھا ۲ اور اوسکے شاگردون نے

یہہ کہکے اوس سے پوچھا کہ اے ربی کسنے گناہ کیا یا اوس نے یا اوسکے
ماں باپ نے کہ اندھا پیدا ہوا۔ ۳ مسیح نے جواب دیا نہ تو اوسنے گناہ
کیا نہ اوسکے ماں باپ نے بلکہ یہہ ہوا کہ خدا کے کام اوسمین ظاہر ہون
اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہہ اندھا اور اوسکی ماں باپ حضرت
آدم علیہ السلام کے نسل سے نہونگی جو گناہ سے بری ہونگے۔
اس عقل اور اس عقیدہ کے قربان ہوجانا چاہئے۔ اوجی
یہان پر اب مولانا حافظ ولی اللہ صاحب لاہوری کا یہہ اعتراض
محکم ہوگیا کہ کفارہ ہونا مسیح کا بھی خلاف عدل ہی بلکہ بڑی
بی انصافی وظلم ہی اسلئے کہ بی گناہ کو پکڑی اور گناہگارون کو
چھوڑے اس سے زیادہ بی انصافی اور کیا ہی ہان اگر بی گناہ
کی سفارش سے چھوڑے تو رحمۃ ہی صاحب تشخیص المقال اور حافظ
صاحب ممدوح کا اعتراض ایسا نہین ہے کہ کوئی عیسائی اوسکی
جواب مین قلم اٹھا سکی جو کوئی اوٹھائیگا آخر کار اس مجیب کے مانند
وہ ندامت اٹھائیگا کہ ناگفتہ بہ عاقلان را اشارہ کافیست فقط
آئندہ۔ راقم میرزا موحد

بقیہ نیکی و بدی کی خاصیت کا جواب

اگرچہ نیکی و بدی کی خاصت کے باب مین راقم نے مفصل
بیان اخبار ہذا مین لکھدیا ہی مگر برسون جو کتاب توریت کو
میںنے اوٹھایا تو دفعۃ یہہ آیت نکل پڑی سو مین بطور فال کے لکھکر
صاحب شمس الاخبار لکھنؤ کے پیشکش کرتا ہون اور اپنے دعوی
کا ثبوت سمجھتا ہون دیکھو یرمیاہ ۴۲ باب ۱۰۔ ورس اگر تم
اس زمین مین یقینا بسوگے تو مین تمہین بناؤن گا اور نہ ڈھاؤنگا
اور مین تمہین لگاؤن گا اور نہ اکھاڑون گا کیونکہ مین اوس

بدی سے پچہتا تا ہون جو مین نے تمسے کی ہی الخ - سواب جاہی
غور کی اور دیکھو جانیوالیں کا خدا لوگون کے ساتھ بدی کر کے
بسبب رحم کی پچہتا تا ہی جیسا کہ آیت مذکورہ بالا سے ثابت ہی
مگر افسوس ہی کہ پادری صاحب اپنے جھوٹے دعوی سے پچہتا تے
نہین ہین - مگر ہم کو یقین واثق ہی کہ آیندہ کو ایت مسطورہ پر
عمل کرین گے اور اس عقیدہ مین ہم مسلمانون کے ساتھ موافق رہین گے
اس مکان پر تا طرین اخبار کو یاد رہے کہ عیسوی دین کے
مطابق اوسنے اپنے فعل کا مختار ہی خدا خالق بدی کا نہین بلکہ بدی
شیطان سے ہی یا انسان کی خواہش نفس سے اور نیکی خدا سے ہی
یا دونو انسان سے مین کہتا ہون مین زردشت آتش پرست کا ہی
مذہب تھا کہ یزدان نیکی پیدا کرتا ہی اور اہرمن بدی سو ہمین
لازم آتا ہی کہ عالم کے دو خالق ہون اور یہہ بیشک شرک ہی

دوسرا جواب

یہہ بھی لازم آتا ہی کہ حق تعالی کو کم قدرت ہو اور شیطان یا
انسان کو زیادہ اسواسطیکہ عالم مین شر بہت خیر کم

تیسرا جواب

رومیون کو ۹ باب ۱۰ ورس اور صرف یہہ نہین بلکہ ربقہ بھی جو
ایک سے یعنے ہمارے باپ اسحاق سے حاملہ ہوئی ہنوز لڑکی پیدا نہوئی
تھی اور نہ نیک و بد کی فاعل تھی کہ اوسے کہا گیا کہ بڑا چھوٹے کی
اطاعت کریگا تو ظاہر ہوے کہ خدا کا ارادہ جو اوسکی من کے موافق ہی
کامون پر موقوف نہین جیسا لکھا ہی کہ میں یعقوب سے محبت کیے اور
عیشاؤ سے عداوت رکھی - الغرض پادریصاحب یہہ سارا باب پڑھکر اپنے
دل قانون قول کی تسلی کرین ؛

چوتھا جواب بسعا

۲۵ باب ۱۷ ورس اے خداوند مکیون تو ہمین اپنے راہون سے
گمراہ کیا اور ہمارے دلون کو سخت کیا کہ تجھسے نہ ڈرین - اجی پادری
صاحب کبھی تو بھولے بھٹکی راہ راست پر آئے اور نہ ہمیے ذرا خیال ہے
فرمائی کہ کونسون کا سخت کرنے والا ہی اور کون راہون سے گمراہ
کرتا ہی آیت مسبوق الذکر مین کیا مدعا نکلتا علاوہ اسکے ذرا اپنے
تواریخ گلیسا کا بھی ملاحظہ فرمائی گا صفحہ ۱۹۷ اول مشرقی
فلسفی جسے عموماً نسطق کے ساتھ مخلوط کرتے ہین بدی کے اصل
کی ماہیت دریافت کرنے کی ناحق تلاش سے پیدا ہوی خدا کی خدائی
سے بدی کو منسوب نہ کرنا پڑے اسلیئے اوسے ہیولی سے منسوب کیا اس سے
اول یہہ نتیجہ نکلا کہ ہیولی لابتدا اور دوامی ٹھہرا اور دوسرا یہہ کہ اس
دنیا مین جو کچھہ گناہ اور نقص ہی کسی ایسے کے باعث ہی کہ جو بیشک
انسان سے برتر ہی - مگر تمام نیکی کی خالق سے گھٹ کر - لیکن
یہہ زبردست کو دوسرے درجہ کا کون خدا کہان سے پیدا ہوا کیا اوسکی
طاقت تھی اور کیا اوسکی خاصیت تھی واحد اور اکیلا تھا یا دوسرے
سے مدد لیتا تھا وہ دوسرا اوسکے ہمسر تھے یا توابعین - غرض ان
سب باتون مین بحث و تکرار تھی مگر اسپر سب کی رای متفق
تھی کہ نیکی اور بدی ان دونون کی اصلین جدا جدا ہین ایک کو دوسرے
سے علاقہ نہین اور نہ اسپر بھی قریب قریب سب کی رای متفق تھی کہ
بدی والا ہی اس دنیا کا خالق ہی - اور اس سے پہلا عجیب غریب
یہہ نتیجہ نکلا کہ یہودیونکا خدا بدی کی اصل تھا اور عیسی مسیح کو نیکی
کی اصل نے زمین پر اوسکی سلطنت موقوف کرنے کو بھیجا -
اور جناب مسیح کے باب مین انکا اعتقاد یہہ ہی کہ وہ بدن سے

مجسم نہ تھا یعنی مسیح الخ اسنے کچھ تکلیف نہین اٹھائی اور وہ ہرا
نہین جو کچھ کہ اوسمین بیحالتی معلوم ہوتا تھا صرف خیالی غیر مجسم
یا وہ تھا یہہ سب کچھ متقدمین اہل دانش اور فلاسفی عیسائیون
کا عقیدہ تیکی وبدی اور مسیح کے حق مین بیان ہوا برخلاف اسکے
عقیدہ کے اور خلاف توریت وانجیل کی اوسوقت ہمارے
مہربان ہمعصر پادری صاحبان نیک وبدی اور مسیح کی باب مین
کچھ اور ہی نیا عقیدہ رکھتے ہین اگر وہ جواب الجواب مین خدا کو نیکی
وبدی کا بانی قبول کرین تو اونکو لازم ہی آیات توریت وانجیل
سے اپنے دعوی کی سند پکڑین اور اس مسئلہ مین خوب بحث کرین کہ نیکی
کا بانی کوئی اور ہے اور بدیکا اور ۔ اور اگر یہ بیل سے بھی یہی ثابت ہے کہ خیر و شر
منجانب اللہ ہی تو اپنے پہلی دعوی سے توبہ کرین اور رومیون کے
۹ باب ۲۰ سطر کو پڑہین کہ ای آدمی تو کون ہی جو خدا سے نکرا
کرتا ہی کیا مصنوع صانع کو کہہ سکتا ہے کہ تو نے مجھے کیون ایسا بنایا
فقط ۔ شعر ۔ گل را چہ مجالست کہ بگوید بکلال ۔ از بہر چہ سازی
وچرا میشکنی ۔ راقم میرزا موحد ۔

در جواب ہمارا از موحد بنگلوری

جو بندہ خدائی کا دعوی کیا ہی
وہ شداد و نمرود و فرعون سا ہی
وہ ہوتا ہی مشرک مسیح کو جو بولا
خدا کے برابر محمد کو کب غم
خدا مین مسیحا کو تخلیط کرنا
فصیحو خود است دیگر از نصیحت
سب انعاسکا مین ہون اگر کہا حق
سنے ناک کیا غم دیکھے کے تا مین

وہ شداد و نمرود و فرعون سا ہی
خدا کے مقابل ترا مرتبا ہی
کہا احد و احمد لکھا ایک جا ہی
یہہ نسخہ ترا شا ہوا آپکا ہی
نصارون کے قسمت مین یہی لکھا ہے
قیاس اسپہ ہم شفاعت بڑی ہی
بنام اناجیل جا لہ تنا ہی

۱۲ وہ انجیل کیون برس شاہ پیچھے
ہی مجھون کے خوابین کلام مسیحا
کلام محمد سے توحید پھیلی
بتاؤ کلام مسیح رہ شیطان
وہی کیا خدا اپنا بیمار صاحب
وہی ہی خدا آپ کا ای مہربان
وہی ہی خدا آپ کا بند کون سے
وہی ہی کلام خدا جسمین لکھا
ہی یہہ بھی کلام خدا مین کہ داؤد
ہی یہہ بھی کلام مقدس مین لکھا
ہم ایسے خدا اور کلام سے
خدا نے محمد و فرقان ہمین بس
خدا کے اگر تین جز ہو تو صاحب
ہی اور نہ برتا گیا لفظ فرزند
شفا پکو با دشاہی فلک کی
جنون محبت کے پیرو نمین کا پتا
خدا نے محمد کے حق مین کہا یون

مسیح فوت ہونیکے لکھا تی ہی
کلام محمد کلام خدا ہی
کلام مسیح شرک ہی سے بھرا ہی
کلام محمد خدا رہنما ہی
دو عورت وہ جسکے زنا حشا ہی
کہ یعقوب سے کرکے کشتی بھکا ہی
تھوکا لیکے منہہ پر لنگ مرگیا ہی
کہ لوط اپنے دو دختر دن سے گیا ہی
جو اور یا کی جورو غصب کرلیا ہی
یہودا بہو سے زنا کچھ کیا ہی
قدمبوس ہو دور رہنا بھلا ہی
کلام خدا یہہ وہ واحد خدا ہی
تری دین مین تثلیث مین فرق کیا ہی
مسیحا کی تخصیص تو پر خطا ہی
برائی کا بیٹا برائی کیا ہی
جنون خدای سر اسکی جا ہی
لولاک لما خاتم الانبیا ہی
مسیح کے خاطر کہان یون کہا ہی
مسیحا کا حرکب وہ رہ جا ہی
وہان تک رسل و ملک کو ئی گیا ہی
اولعزم جسکا تو تل گیا ہی
وہی روح اقدس وہی مصطفے ہے
محمد کے خاطر یہہ ہر دو سرا ہی

مقام معسکر بنگلور در مطبع بحر الاسلام متعلق زمرہ احباب باہتمام محمد عبد المجیب معسکر نشین طبع شد

کی تہی۔ یا روساء قریش کو مرغوب تہی۔ عورتونکی آزادی ایسی ظاہر
کی کہ بڑے عمدہ حقوق انکے تلاے بعد نکاح کوئی تکلیف دنیاوی
انکے ذمہ نہ رہی کاروبار خانہ و پرورش اولاد سب خاوند کے
ذمہ رہا۔ ازواج کو پکایا کہانا نا بتلایا۔ اور لڑکیون کو لوگ مار
ڈالتے تہے اونکو قتل سے منع فرمایا اس سے ترحم اوس رحمتہ للعالمین کا
اشکارا ہوا۔ داماد سے لوگ غیرت کرتے تہے اس جہالت سے روکا
سبکو عبرت ہوی دختران و اولاد دختران کی محبت ہوی بمثل اسکے
بہ نظر حالات زمانہ خصوصًا خدا کے حکم سے امر طلاق تازہ کیا مگر بعبارت
قول عیسوی اس امر کو ابغض مباحات قرار دیا۔ چونکہ یہہ شریعت
آخری تہی اسلیے برائے اتمام حجت مردونکو بشروط و قیود عدالت
وغیرہ چار نکاح تک جاری رکہے زیادہ بے بیان کرنے سے روکا
جو اوسوقت مین دستور تہا اور وہ بہی اس تاکید سے کہ اگر خوف
عدالت نکلے ہو تو پس ایک ہی جائز ہے۔ اور عورت کے اپنے حقوق
کا مرافعہ پیش حاکم شرع درست ہوا در صورت نا اتفاقی طلاق
کا راستہ سیدہا نکلا۔ تمیز اولاد و عدم اختلاط و اشتراک نطفہ کے
لئے عدۃ مقرر ہوی۔ یہہ احکام کیسے معقول مگر ظلوم و جہول لوگونکی
رسوم نامعقول سے بالکل برخلاف ہین حضرت نے کسی کی غیرت جاہلانہ
و عزت بے باکانہ کی پروا نہ کی عورت کو بشرط تراضی طرفین
اجازت خلع کی بہی ہوی۔ عصمت حیلی سکہانی کے لئے پردہ شرعی
کا حکم ہوا عورت و مرد بے شرمی سے بچے۔ زنا کا احتمال کم ہوا بلکہ تخم
مٹ گیا کیونکہ با این ہمہ اختیار اب کون کم بخت بنا کریگا جس سے سب
حق و حقوق زن و شوہر کے جاتے رہتے ہین۔ اولاد بے تحقیق
ہوتے ہے وراثت بے ٹہیک تقسیم ہوتی ہے مجردونکو دل کو اطمینان

ہوا عشق رجال سے نسوانکا سچا چہوٹا۔ یہہ بات کیا اونکی مرضی
کے موافق تہی کیسے ناگوار ہوے ہوگی۔ اب چلے انسب مرد کی
طرف سے ہوا باندیان حسین بی بیونکے برابر ہوئین اور
اولاد حرم محترم سمجہی گئے۔ غلامون سے حد معین تک کام لینے کی اجازت
باقی کے ممانعت ہوی سب ان باتون سے نالان ہوے۔ آنحضرت نے
غلامون پر وہ ترحم واجب کہا کہ آخر یہہ فرمایا مین ہمیشہ منتظر رہا
اسکا کہ مدت معین تک غلام پابند اقرار رہے آخر آزاد ہو۔ نکاح بعد
تراضی طرفین علی المہر المعلوم و بعد معاشہ جملہ جائز ٹہہرا۔
ذات وغیرہ کی کچہہ تمیز سواے چند جا باقی نہ رہی سب برابر
شمار کئے گئے۔ نماز جماعت مین برابر شریک ہوئے قریش مکہ
بہت ناراض ہوے۔ مگر آنحضرت امر حق پر قائم رہے۔ کیا یہہ
احکام مرغوب طبع کفار مکہ و یہود و نصاری تہے۔ نکاح بیوگان کو
وہ رواج دیا۔ کسیکا کچہہ خیال نکیا۔ ختنہ جو کفار مین حضرت ابراہیم
کے بعد سے متروک تہی اور اہل کتاب مین پولیس کے وقت سے یہہ
مذہب مخصوص نکا بالکل چہوٹا ہوا تہا۔ آنحضرت نے جاری فرمایا۔ کیسا بڑا
مشکل کار تہا تنفر طبع کا خیال مطلق نہ فرمایا۔ شراب نوشی کو
اس تاکید سے کہ منع کیا کہ سبکو ناگوار ہوا مگر کیا مقدور تہا کہ ذرا
ملامت و رعایت کیجاے ہو۔ گہڑے کے گہڑے مثلے خاص صحابہ کے گہر
مین سے نکلے۔ مدینہ کے کوچہ گلی مین کیچڑ ہو گئے خنزیر و قمار سے
ممانعت فرمائے حالانکہ یہہ سب امور نہایت شائع و ذایع تہے
بہلا کسبات مین کسیکے رو رعایت کی۔ صاف فرمایا کہ شراب
و خنزیر کا نقصان فائدے سے زیادہ ہے۔ اسمین شک نہین
کہ شراب نوشی سے طرح طرح کے قبایح و بیماری و بیہوشی

164

ولغویت پیدا ہوتی ہے۔ یہان تک کہ آخر رفتہ رفتہ عیسائی بھی قریبہ
پر آگئے۔ تمام اہل یوروپ نقصان شراب کے قائل ہوے۔ مگر عادت
نہین چھوٹتے۔ کچھہ سرد یکا ملک مناسب مذاق شراب نوشی ہے
ہے لیکن پھر بھی تمام ڈاکٹر لوگ استنبول قسطنطنیہ دار الخلافہ
روم مین جمع ہوکر قائل ہوے کہ مے نوشی سے سل کی بیماری پیدا
ہوتی ہے۔ ایک لڑکے کو سات برس کی عمر مین مرض سل ہوگیا
چونکہ اس عمر مین یہہ مرض نہین ہوتا تو سبکو تعجب ہوا بعد تحقیق معلوم
ہوا کہ اوس ہفت سالہ کے باپ کو عادت شراب کی تھی۔ بعض
عیسائی یہہ کہتے ہین کہ تھوڑی مے نیکا کچھہ مضایقہ نہین۔ مین کہتا ہون
کہ تھوڑی مے نیکا ضرر سرد سیر ملکونمین علانیہ ظاہر نہوتا ہوگا گرم
ملکونمین تو جو نقصان کرتی ہے وہ ظاہر ہے۔ دوسری تھوڑے
شراب پر قناعت مشکل۔ نشہ تو وبالہے ہمیشہ بڑہتا جاتا ہے آدمی نشہ
پر افیونی کے طرح روز بروز چڑہتا جاتا ہے (۳) کچھہ بیماری
تو ایک ضرر نہین لغویت وتضیع اوقات وہزیان وخمار ودرد
سر وعیاشی وبیہوشی ومستی کہ جس سے مان بہن کا بھی خیال
نہ رہے یہہ بہت کچھہ بادہ خورمی کے لوازم ہین ایک ہو تو کہون
مگر شرابیون کی عادت کیا چھوٹتی ہے۔ پھر وہ شرعی کے فوائد
جو مرد عورات کو ہین وہ کیا عرض کرون۔ اتفاقاً عصمت آدمی کی
عادت ہوجاتی ہے عورت کے عیش کا دایرہ گو اسکا گھر ہوتا ہے مگر
اوسکو وہ حکومت خانگی پسند ہوتی ہے اور بیروقہ سے باہر جانا
بھی منع نہین مگر اس بے پردگی کے کیا نقصان بیان کرون کچھہ
تمیز وموقع امتیاز اولاد وغیرہ نہین ہوتا اسیواسطے اودہ
اخبار مین ایک دفعہ مرقوم تہا کہ یوروپ کے بعض عمدہ ملکونمین۔

فی صدی دس ولد الزنا ہین آور یہہ اصل ہی جب ظاہر ہوی۔
کہ نوکرون سے اونکے باپ کا نام پوچہا تو کچھہ نہ بتایا گیا۔ قیاس کن
زگلستان من بہار مرا۔ بعض کا قول ہے کہ وہان اکثر ملکون
مین یقیناً قطعی طور پر کوی اپنے اولاد کو حقیقی نہین کہہ سکتا۔
نقل ہے کہ کسی یورپین نے اسکوٹن کر کہا کہ ہندوستانی مسلمان
بہی از روی قسم یہہ تو نہین کہہ سکتے۔ واہ اپنے اوپر قیاس ہے
ایک صاحب نے کہا ہے کہ پردہ عورت کا باطن بگڑتا ہے اور دل
حریص جمال نادیدہ رہتا ہے۔ الانسان حریص الی مامنع۔
دیکہو قیدی کی نظر ہمیشہ دیوار کو لگی رہتی ہے۔ مین نے جواب دیا
کہ جمال نادیدہ کا خیال اس قدر رہتا ہے نادیدہ کا اتنا نہین ہوتا
انسان اوسے ممنوع کی طرف زیادہ حریص ہوتا ہے جسکا مزہ
چکہا ہوا ہوتا ہے اور وہ نہین ملتا۔ اور کیا اوسکے حریص
ہونے کے سبب سے اوسے وہ ممنوع چیز دیجاوی ہرگز نہین بیمار
ہر چند حریص ہو مضر چیز نہ دینے چاہئے۔ قیدی دیوار سے واسطہ
دیکہتا ہے کہ باہر سے آیا ہے اگر شروع سے وہین پلے اور رہے
تو ہرگز باہر کا خیال نکرے بلکہ ڈرے کہ خدا جانے باہر جانے
سے کیا آفت آوے کون مارے کون گیدڑ بھیڑیا کہا جاوے
اور یہی ہو کہ خلاف آزادی سے باطن بگڑتا ہو تو زنا کی ہی
آزادی دیدین سوائے اختلاط اولاد اور کیا بگڑتا ہے
ہان کچھہ اشک وسوزاک وجذام کا بھی خوف ہے تب خوب۔
باطن صاف ہوگا استغفر اللہ۔ ایسے پردگی مین عورت
ومرد دونکا نقصان ہے ادہر مرد تر ہپا رہجاتا ہے
اودہر عورت ہی جلے طرح طرح مزہ چکہنے کو دل چاہتا ہے خراب

ہوتے ہوتے عمر کم و بربا دجاتی ہے آدمی کو بازار و باغ و کہلا کر
شیرینے و گل چینی سے منع کرنا زیادہ باطن کو خراب کرتا ہے بہلا
چوروں کو پولیس وغیرہ کے اہتمام سے کیون روکتے ہو انکا باطن
خراب ہوتا ہے سبکو آزاد کردو اور ہونے دو جو کچھ ہو سو ہو تب
چند روز مین خوب صاف دل و پاک طبیعت ہو جائینگے واہ سبحان اللہ
کیا صفائی ہے۔ یا پاکن سچیائی ہے۔ یہہ آزادی ایکدن دل
دکھائینگے اور یہہ شراب تو ہی رنگ لائینگے۔ اب ہی بہت مردون کو
یہہ رواج بے پردگی و شیوہ آزادی بہت نازیبا و ناگوار معلوم
ہوتا ہے مگر عورتون سے بس نہین چلتا۔ اکثر اخبارون مین اشتہار
نیلام و شکایت ازواج مطبوع ہوتے ہین چار نکاح تک جو بشروط احوط
کے امت پر جائز ہوے وہ شرطین ایسی ہین کہ بلا ضرورت ایک
نکاح بھی درست نہین معلوم ہوتا گویا یہہ چار نکاح اب تو برائے نام
تمام حجت الاکلام ہین۔ اعجوبہ عجیبہ کو اس مقام سے دیکھو ۱۸۷۰ء
کے اخبار وینمین مطبوع ہے کہ ملک امریکہ کے شہر ایلیٹا مین تین ہزار
عورات جمع ہوئین اور اونہون نے رای دی کہ ایک مرد کو کئے کئے
عورات سے نکاح کرنا بیجا ہین دیکھو چشمہ علم عظیم آباد ۱۸۷۰ء
کا لوئی نمبر ۲ میں جسطرح ٹیلر صاحب پرنسپل دہلی کالج سابق کہا کرتے
تہے کہ شراب کی ممانعت عرب کے ملک مین نہایت مناسب و واجب
ہوئی وہ ملک کمال گرم ہے اسیطرح ایک مرد کو چار عورتین نکاح
مین لانے و نان درست ہین۔ نان اب جو امر لہو فرما اہل اسلام
ایسا کرتے ہین وہ ہرگز اون شروط مقررہ کو نہین نباہتے اور بالکل
خلاف شرع محمدی کرتے ہین اسواسطے خرابیان اونہاتے ہین اور
مصیبتین طرح طرح کی بھرتے ہین اسمین شریعت کا کچھ قصور نہین

یہہ لوگونکی خطا ہے۔ اہل اسلام نے جب سے شریعت احمدی پر چلنا چھوڑ
تب ہی سے اویار نے منہہ دکھلایا۔ اونہون نے اپنی آرام و اطاعت
کرانے کے لئے عورتونکو جاہل رکہا تہا کہ وہ مسائل سے واقف نہ
اپنے حقوق پر قایم نہون اور مردون سے اپنے حق طلب کرین۔
عورتون نے اخر تنگ ہو کر نافرمانی اختیار کی اولاد بہی اسیطرح عاق
و نافرمان ہوے۔ مردون نے اپنے نمرے کے مارے بے رعایت شروط
نکاح پر نکاح کرنے شروع کئے یا بی بیونکو بغیر طلاق چہوڑ کر عیاشی
شروع کی بیوہ عورتونکو یہہ رسم جہالت ہندون کے طرح نکاح ثانی
سے روکا ٹوکا۔ اودہر خفیہ زنا شروع ہوا عورات کے مزاج بگڑے
جہالت پہیلی۔ غلام و کنیز کو بشروط رحم نہ رکہا نیتجہ نے منہہ
دکھلایا غرض مختصر یہہ کہ اسیطرح دیکہا دیکہا سے یہہ وبا پہیل گئی سب
کاروبار ڈہل ہو گئے۔ پہلے پردہ داری عورت کے لئے بڑی عزت
و رونق کے بات تہی اب بلا قیود و شروط قید دائمی ہو گئی۔
افسوس ان لوگون نے شرع کو بہی بدنام کیا۔ ہزار حیف مسلمان
کیون ہوتے ہے وہ۔ جنہون نے نام بہی اسلام کا خراب کیا۔ گوشت
خنزیر ایسی بری چیز ہے کہ مین نے ایک اخبار مین دیکہا کہ اکثر ڈاکٹر
لوگ اسکی برائی کے قائل ہین اور چونکہ نہایت گرم ہے اسلئے گرم
ملکونکے موافق تو ہرگز نہین حرارت و فساد خون پیدا کرتا ہے
ڈاکٹر کہتے ہین کہ جذام کی بیماری اس سے پیدا ہوتی ہے۔ اخبار
مذکور مین مذکور ہے کہ ڈاکترون نے جو امتحان کیا تو معلوم ہوا
کہ اوسکے ایک انچہہ مربع گوشت مین چار ہزار کیڑے چہوٹے چہوٹے
خوردبین سے نظر آئے یہی کیڑے باعث مرض ہوتے ہین۔ الغرض
کہ مسلمان ابتک تو اس سے اجتناب رکہتے ہین سو اسکا سبب

یہ ہے کسی نے کسی بادشاہ کے دربار مین یہ سوال کیا کیا سب کہ مسلمان شراب تو اکثر پینے لگے مگر سب شتر پرست پرہیز رکھتے ہین حالانکہ دونو ایک ہی حکم مین ممنوع ہین ایک دانا بولا اسلئے کہ گوشت خنزیر کے عوض تو بکریکا گوشت ملتا ہے۔ شراب کا بدل چاہنین ناچہ آتا مین کہتا ہون کہ بشرط کوشش تلاش شراب کا بھی نعم البدل پایا جاتا ہے۔ چنانچہ خمر الصالحین کا نسخہ مشہور ہے علی ہذا القیاس سیکڑون پانے بے نشہ خمار مفید و مقوی دلچسپ وغیرہ حاصل ہو سکتے ہین خیال نیک و ناس شرع و عقل و لحاظ خدا و رسول چاہے سب نعمتین مباح و حلال مل سکتے ہین۔ شرع مین حرج نہین دیکھو ناہی مین کیا مزا ہو شریعت کے شروط پر تلاش عیشی حلال کر کے دیکھو بہال کر خوب تحقیق سے نکاح کرو۔ اپنے مطلوب حاصل کرنے کے لئے پہلے صورت معاش پیدا کر لو۔ علم دین و دنیا خوب حاصل کر لو۔ تب بخوبی بے اندیشہ عیش دین و دنیا کر لو۔ بیوہ عورتونکو اپنے ہمرونکے مانند لجانت نکاح ثانی دو۔ آخر مسئلہ طلاق بھی درصورت نا اتفاقی لجبرا پائیگا کیونکہ ممانعت نکاح ثانی بے مسئلہ طلاق کو روک کہا ہو پس کمی خرابی رکاوٹ بندش اس قسم کے عیش سے بطور شریعت نہین ہے۔ زیادہ پردگی بھی اوسوقت حاجت نہ رہیگی خود دلون سے پردہ ہو جائیگا تب پردہ شرعی کافی ہے۔ اور اب جو پردہ ضرورت شرعی سے زیادہ ہے وہ بھی کافی نہین ہے برائے نام کوئی دینمن رہ جایگا حقیقت مین اگر یہان اسقدر پردہ بھی نہوتا تو ایسے رواج پذیرانہ اور بھی زیادہ خرابیان ہوتین اسیواسطے یہان جو لوگ زنا کو برا سمجھتے ہین وہ پردہ شرعی کو واجب جانتے ہین حتی کہ فاسق خاندان

واہل دربار ہندو دونے بھی پردہ شرعی اختیار کر لیا۔ پائخانہ وغیرہ سب گہر مین بن گئے۔ نہانے دہونے بھی جاتے ہین تو پردہ سے۔ لیکن ان سب پردہ داری کا مزا جب ہے کہ نکاح ثانی وغیرہ رواج پاجاوین مین جانتا ہون کہ بہت کچھ روز بروز نکاح بیوگان رواج پایا جاتا ہے مسلمان تو کیا ہندو و برہمن لوگ کرنے لگے۔ جابجا مشورے و کمیٹیان پنچایتین اس باب مین ہوتے ہین اب تمام ہند کے اہل بیوہ مثل عرب و عجم و ولایت یوروپ سداسہاگین ہو جائینگے کیسا ہی کوئی ہندو یا مسلمان بیجا غیرت کرے۔ امر حق ضرور ظہور پکڑیگا مین جانتا ہون کہ سب صاحب خصوصًا اہل اسلام نکاح بیوگان کو پسند کرتے ہین مگر کیا کرین حمیت ہندوستانی حرارت ایمانی پر غالب ہے۔ لیکن مین ایک تدبیر گزارش کرتا ہون کہ جملہ اہل اسلام اسکو زبانے تو پسند کرین اور برا نہ مانین ناصح کو نہ برا کہین نہ روکین۔ جو کوئی بیوہ نکاح ثانی کرے اوسکو برا تو نہ کہین اوسکی ہنسی و تضحیک ہرگز نہ کرین کیونکہ شریعت نبوی پر ہنسنا کفر ہے۔ مسلمان رئیس اپنے رعایا مین حتی المقدور نکاح بیوگان جاری کرین جو کوئی بیوہ بدکار ہوا اوسکا تو ضرور نکاح کرواوین چار آدمی اوسکے وارثونکو سمجھاوین اگر وہ نہ مانین تو لعنت ملامت کرین۔ غرض اسیطرح یہہ رواج پایا جائیگا۔ پونہ و بنارس مین بہت سے پنڈت تو اوسی مجلس کر کے یہہ رائے نیک ظاہر کی کہ اب ضرور نکاح بیوہ کا کرنا اچھا ہے اور یہہ بات درست ہے کیونکہ سنسکی ہونے کی ممانعت کلی ہے۔ حرام و اسقاط حمل کے جرم واقع ہوا کرینگے علاوہ دین کے دنیا بھی خراب ہے اور زیادہ خراب ہو گے کیونکہ کیا عجب ہے کہ سرکار انگریزی جوان بیوونکی رجسٹر بنا دے اور

احتیاط رہے لہ جرم استغاثہ وغیرہ نکرنے پاوین۔ افسوس ہے مسلمانون ۶
سے کہ وہ اس امر مباح وجائز مروجہ عرب وعجم مین جلد سعی نہین کرتے
مفت دیر لگا ہے مین ع ہندو ہنسے ہین مسلمان پھنسے۔
اونکی نبی کے اولادین کے بیٹیون نے کہ کے نکاح کے ہین۔
خرابی کیا ہے۔ افسوس غیر تو اپنے ہوے اور اپنے بیگانے ہوے
جب مسلمان شرائط اسلام پر قائم ہونگے تمام کام بن جائینگے۔
قمار بازی کو تعزیرات ہند مین کوئی جرم قرار نہین دیا گیا مگر
پھر بھی عقلاً اسکے برائی کے قائل ہین کہ آخر ترمیم تعزیرات ہند
ضروری جانتے ہین قمار بازی مین مفت وقت ضائع ہوتا ہے کوئی
فائدہ کی بات طرفین کو حاصل نہین ہوتی۔ چال چلن بد ہوتا ہے
سبحان اللہ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا و نبی برحق ہین پہلے
ہی ان سب منہیات کے برائی بیان کر گئے جسکے برائی کو بعض
بعض آج پاتے ہین۔ بعض ناجات پولس ملحقہ انجیل مین لکھا ہے
شرابی جہواری وجہونے کے ساتھہ کھانا نہ کھانا چاہیے۔ اس سے
یہہ بھی ظاہر ہوا کہ کھانے پانی کی احتیاط برے لوگون سے پہلے بھی واجب
تھی گو اب آزاد لوگ خیال نہین کرتے۔ مگر کیا انگریزون کی ساتھہ
اب بھی نشست و برخاست یک نہین رکھتے۔ داڑھی مونڈانے کو یک
جماعت متقوذ لکترونکے صحت جسم کے لئے مضر سمجھتے ہین اور ریش
کا رکھنا انگلیوں کے لئے مفید ہے اور غبار دار ملکون مین داڑھی کا
یہہ بھی فائدہ ہے کہ خاک منہہ وناک کی راہ دماغ وسینہ مین نہین
جاتی غرض ادنی ادنی امر منقول ومعقول ہے ہوا افسوس
ہے کہ بعضے پوربی مسلمان اس مصلحت سے واقف نہین کہ داڑھی مونڈنے
ہین یا مشابہ بخلق سکھتے ہین حالانکہ سب کے نزدیک داڑھی کا نہ
رکھنا حرام ہے۔ بعض کیا سمجھتے ہین کہ شیعون کی یہہ بھی موافق
اون کے مذہب کے ہے ہرگز نہین صرف یہہ رواج پورب ہے اب ذرا
غور کرو کہ آنحضرت نے کیسے کیسے احکام خدا غیر مروجہ زمانہ مین جاری
فرمائے فی الحقیقت یہہ نبی ہی کا کام ہے کوئی نہ سوچی تو کیا کیا جائے
متبنی کی بیوی کو مشرکین عرب مثل ہندوان ہند خلاف اہل کتاب
اپنی بیٹی کی عورت ہونے کی موافق جانتے تھے آنحضرت نے یہہ بھی جہالت
موقوف کردی چنانچہ اہل عیسائی اب اس بات پر طعن نہین کرتے
کیونکہ آنحضرت نے صاف یہہ حکم مع وجہ بموجب قرآن فرما دیا اور اب
کیا۔ کسی کی پروا نکی پرائے لوگ دانت پیسا کئے۔ اب سرکار
انگریزی مین بھی یہہ قانون عقلی ٹھہرا لیا کہ زبانی منہہ بولا بیٹا وارث
نہین ہو سکتا جب تک کہ اوسکو ہبہ نکر دے اور وراثت نامہ نہ
لکھدے۔ آنحضرت نے سود لینا موقوف کیا اور قرض حسنہ کا
حکم دیا کمال ثواب بتلایا حرمت ربا مالداروں کے لئے کیسی خلاف
ہے لیکن کیا شریعت صاف ہی کہ بجز حکم قادر ذوالجلال کسیکی
پروا نہ خیال۔ تب ہی تو ہر جا نظر فرمے برکت شامل حال ہی اور جام
آرزو زلال مراد حلال سے مالا مال تھا۔ صاحبان انصاف بغیر
اعتساف صاف نظر سے دیکھین کہ شرع احمدی کی خوبی واسلوبی
بہ نسبت اور آسمانی شریعتون کے کیا رتبہ رکھتی ہے زیادہ نہین
تو کسی راہ ہرگز ہرگز کم بھی نہین جماعت کا کام کرنا بتلایا مشورہ
کو سنت فرمایا چنانچہ قرآن شریف مین ایک سورہ شوری ہے
فی الحقیقت جماعت کو عظمت و برکت ہے۔ اب مسلمانون نے
تفریق اختیار کی اپنی اپنی بات جدا کی۔ ہر کار مین پریشانی
آئی عیسائی نے صورت دکھلائی۔ اب ناکامی کا کام ہے۔ برادری

برلے نام ہے۔ کیا اچھا ہو کہ سب ملکر جماعت کے طور پر تعلیم و تعلم
وتزویج بیکسان و رفع ظلم و ستم مظلومان وغیرہ مین کوشش
مین۔ کارِ مظلومان برآرتا کارتو ساختہ شود۔ مسلمانون نے جو اپنی
کام سے کام رکھا۔ اور ہند مین انگریز دیکھ کر یہ سمجھا کہ ہمکو
دیگر سے نیست اس سے یہ سب پل گئے۔ اور اولاد اسے زیادہ خراب
وخستہ ہوگئی۔ سب رسمیات شادی وغمی کیسل سرف وزیادہ
خرچ ہونے لگے کہ اکثر محتاج ہوگئے فضول ولغویات۔ واج ہوئے
شرع مین اختراع و ایجاد کئے۔ جو کام کئے بے بنیاد کئے۔ مین نے
دیکھا کہ ہر ایک نے دیرہ اینٹ کی مسجد جدی چنائی اور اپنے
خانقاہ علحدہ بنائی۔ کیا ممکن کہ سب سر جوڑین۔ مشورہ سے
منہہ نہ موڑین۔ بہتر کو بہتر سمجھین۔ بُرے کو اچھا سمجھا دین۔ خود
غرضی کا تو یہ حال۔ اور ہر صدق مقال و اکل حلال محال۔ اگر ما
موافق ہوا تو وہ جاہ و جلال۔ ورنہ نہایت ذلیل و پامال
پیشہ سوال شرافت کا جھوٹا خیال۔ حرفہ و پیشہ سے عار مگر
عیب ہنر مین شمار اول امرا و علما و عقلا کو مآل اندیشی و عاقبت
بینی کی راہ سے یہہ سب انتظام کرنے چاہئین۔ ان سب امور حسنہ
مین اتفاق اور تائید خدا سمجھنا چاہئے۔ قدم ریا دبوے خود غرضی
کو دخل ندین جو کرین نیک نیت سے کرین۔ سرکار انگریزی
وہ ہے کہ اپنی سلطنت و امن حکومت و رفاہ عام سے کام۔ کچھ ہمکو
امر خیر سے مانع نہین بلکہ موئد ہے سلاطین اسلامیہ روم و فارس
سے اختلاط ہی۔ پھر تم کو مانع کیا بات ہی۔ مجلس اسلامی
کلکتہ مین موجود ہی اوسکی شاخین اور شہرون مین نکالو
اور طرح طرح کے بیل بوٹے اُون پر لگا لو۔ مولوی عبداللطیف خانصاحب بہادر
و مولوی مہدی علی صاحب بہادر جیسے رفاہ خواہ تمہارے موجود ہین
مولوی سید احمد خان صاحب بہادر تمہارے بھلائی کے جان و
دل سے مستعد ہین ؛ راقم الفت حسین دہلی

بطلان کفارہ

دوسرا اعتراض نمبر ۲ یہہ عدل مین کہ گناہگار دنیا مین اچھی
طرح گناہ کرین اور عاقبت کو بھی جنت مین داخل ہون اور عوض
اوسکے حضرت مسیح بے گناہ صلیب پر چڑھائی جائین اور دوزخ
مین بھی رہین پس اگر یہہ عدل ہی تو صاحبو ظلم کسکا نام ہی اولٹا
چور کوتوال کو ڈانٹے مثل مشہور ہی۔

دوسرا جواب بے ثبات

یہہ بات تو سچ ہی لیکن ذرا غور کیجئے کہ جو کوئی مسیح پر ایمان
لائیگا وہ دنیا مین کس طرح گناہ اچھی طرح کریگا بلکہ اس کو بالکل
گناہ سے نفرت ہوگی اور پھر اس بات پر ہمارا اعتقاد ہی نہین کہ
جو تمام عمر گناہ کرے اور گناہون مین مرے وہ بہشت مین جائے ہمارا عقیدہ
تو یہہ ہی کہ جو کوئی گناہ سے توبہ کرے مسیح پر ایمان لائے وہ
نجات یعنے گناہون سے خلاص پائیگا اور ہم اس بات کو بھی
ہرگز نہین مانتے کہ مسیح دوزخ مین رہا اور پھر اسمین کچھہ غم نہین کہ
مسیح ہمارے لئے سزا اٹھائے کیونکہ اسنے خوشی سے ہمارے گناہون کے
بدلے جان دی اور دنیا مین یہہ بندوبست خدا کا ہی کہ ایک آدمی
کے گناہ ظہور مین آوے اور دوسرا اسکی تکلیف اٹھاوے جیسے خدا کے
کلام مین ہی کہ آدم نے گناہ کیا اور اسکے فرزندان نے تکلیفین اٹھائین
اور اٹھاتے ہین ؛

دوسرا جواب الجواب

اس اعتراض کے جواب مین بھی حضرت مجیب صاحب نے بہت سے غوطی کھائے سوا اوٹ پٹانگ اور مہمل بات کی اور کچھ نتیجہ نہ نکال سکے سوال آسمان جواب ریسمان سنا یا بلکہ اعتراض کو اور الجھا دیا اور اپنی دانائی ظاہر فرمائے اول سمجھنا چاہئے کہ آیا مسیح بے گناہ ہی یا نہین اگر مجیب کے عقیدے مین جناب مسیح بھی نعوذ باللہ گناہ سے پاک نہین ہین تو کفارہ تو بھی نکما ہوگیا اور اگر وہ معصوم ہین ساری عمر حضرت موصوف سے کوئی گناہ صادر نہین ہوا تو بے گناہ کو سزا دینا عین ظلم ہی - سو اب ہم حضرت مجیب کے غلطیان کے ذیل مین نمبر وار جواب بجواب لکھتے ہین سو وہ یہہ ہی - ۱ - یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالے کا یہہ بندوبست نہین ہی کہ گناہ کوئی کرے اور سزا کوئی پائی بلکہ یہہ بندوبست ہی کہ جو کوئی گناہ کرے سزا بھی وہی پائی - اور وہ جو مجیب صاحب فرماتے ہین کہ آدم نے گناہ کیا اور اوس کے فرزندون نے تکلیفین اٹھائین اور اٹھائے الخ سو یہہ سراسر لغو ہی کیونکہ آدم علیہ السلام کے گناہ کا اوسکی سب اولاد مین پشت بہ پشت چلی آنا بداہتہً درست نہین معلوم ہوتا کیونکہ فرمانبرداری اور بیفرمائی اور گناہ اور ثواب عارضی صفات ہین ذات انسان اور اوسکی فطرت سے انکا کچھہ تعلق نہین اب جہان مین ہمیشہ دیکھا جاتا ہی کہ باپ زانی اور چور اور بدکار ہوتا ہی تو اسکا بیٹا پرہیزگار اور نیک کردار ہو جاتا ہی اور باپ نیک اعمال ہو تو بیٹا بدکردار اور خراب ہو جاتا ہے جو عادات باپ مین ہوتی ہین وہ اکثر بیٹے مین نہین ہوتین اور جو بیٹے مین ہوتی ہین وہ باپ مین اکثر نہین ہوا کرتین - اگر نیکی بدی گناہ ثواب فطری ہوتے اور پشت بہ پشت رہنا انکا لازم ہوتا تو سب کے سب انسان ابتدای پیدایش جہان سے آجتک ایک ہی قسم کے

ہوتے چلے آتے ایکدوسرے مین نیک و بد کی تمیز نہوتی -

ہان بیبل مین یہی لکھا ہی کہ ایک کا بوجھہ دوسرا نہین اٹھا سکتا اور ایک کی گناہ کی سزا دوسرے کو نہین مل سکتی تو پھر اوسکے برخلاف لوگون کے گناہ مسیح کے سر پر کیون رکھتے ہو - اس محل پر ہمکو پلیجس صاحب متوطن انگلستان کا مقولہ یاد آیا یہہ عالم ۴ سو سی مین گزرا ہی وہ مقولہ یہہ ہی کہ حضرت آدم فانی پیدا کیا گیا تھا مانا کہ اگر اوسے گناہ سرزد نہوتا تو بھی وہ مرجاتا کیونکہ اسکی بناوٹ ایسی ہی تھی اور آدم کا گناہ صرف آدم ہی سے متعلق تھا اوسکی نسل سے اوسکی گناہ کا کچھہ علاقہ نہین ہی الخ - اگر آدم کے کفارہ کا انتقام اوسکی اولاد سے لیا جائیگا تو یہہ مثل پنجابی خوب صادق ہوگی ؎ نانی خسم کری دوتا چٹی بہری یعنی نواسہ پرتاوان ہو - واہ کیا خوب انصاف ہی اور اگر یہہ سمجھا جائے کہ آدم جو عدن مین بیفرمانی کرکے گناہگار ہوا اوسکی گناہ کا اثر اوسکی اولاد مین چلا آتا ہی اس گناہ سے کوئی انسان خالی نہین - اور مسیح انسان کے نطفہ سے نہین بلکہ روح قدس کی ذریعہ سے مریم کے پیٹ مین حمل بنکے رہگیا سو اس تقریر کا جواب صاحب رسالہ اصول بطلان مذہب عیسائی نے نہایت دانشمندانہ طور سے لکھدیا ہی اور وہ قابل غور ہی چنانچہ جو گناہ آدم نے کیا اصل مین بانی اوسکی حوا تھی اسنی آدم کو بھی اوسمین شریک بنایا اس صورت مین عورت مرد کی نسبت زیادہ تر گنہگار ٹھہری اور مریم جو آدم اور حوا سے لیکر اپنے ماں باپ کی عہد تک نطفہ بہ نطفہ چلی آئی وہ بھی گنہگار تھی اگرچہ مسیح مین مرد کے نطفہ کا اشتمال نہین ہوا لیکن مریم کا نطفہ اور اوسکی حیض کا

خون جو حالت جنین مین اوسکی غذا رہا بہرحال اوسکے جسم
مین شامل تھا پس وہ بھی دوسری آدمیون کی طرح اوس
فطرتی گناہ سے بری نہین ہوسکتا خیر اسے جانے دو اور سنئے
رومیون کا خط ۱ - باب ۱ - آیت مسیح جسم کی جنی مین
داؤد کے تخم سے ہوا الخ - اب مثل آفتاب نیم روز کے مجیب صاحب
کو روشن ہوگیا ہوگا کہ جناب مسیح بھی انسان تھے اور
حضرت داؤد کے تخم سے پیدا ہوئے تھے واہ واہ بہت کھینچا
تانیان سے ہمارے مہربان عیسائی صاحب نے چاہا کہ مسیح کو گناہون سے
بچا دین اور سب اولیا اور انبیا کو گناہون مین پھنسا دین
لیکن یہہ داؤ اور پیچ آپکا نہ چل سکا بلکہ ناحق جناب مسیح علیہ السلام
کو جو اور انبیا کے طرح معصوم ہین اور نیز بھی اپنے قاعدہ نو ایجاد کے
موافق گناہگار بنون کلہیتا ڈالا سو اوس کا جواب مجیب صاحب کو دینا ہوگا
مگر جواب حسب ضابطہ ہو شعر مصرع دندان تو جملہ درباند چشمان تو
زیرا بر داند ۲ وہ جو مجیب صاحب فرماتے ہین کہ ہم اسبات
کو بھی ہرگز نہین مانتے کہ مسیح دوزخ مین رہا الخ - اس انکار سے
بھی ہم کو واضح ہوگیا کہ خود بدولت عیسائیون کے عقیدے سے بالکل ناواقف
ہین چنانچہ اس عقیدہ کا مفصل بیان اخبار منشور محمدی نمبر ۱۲
جلد ۳ صفحہ ۲ مین راقم نے اچھی طرح لکھدیا ہی جسکا دل چاہے دیکھ
لے اور ضمیمہ خیرخواہ عالم مطبوعہ ۲۵ ستمبر ۷۴ء مین بھی مفصل
نمبر ۱۴ مین چھپ چکا ہی کہ ہمارے نجات کی لئے مبتلا ہوا اور جہنم مین گیا
اور تیسری دن مردون مین سے اٹھکر آسمان کو عروج کرکے دایکن ہاتھ
باپ خدای مقتدر کے بیٹھا ہی اور وہان سے جزا دینے کو پھر آویگا
اور وقت آنے اوسکے سب مردے اپنی بدن کے ساتھ زندہ ہونگے
اور اپنی اعمال کی جزا پاوین گے نیکلوگ حیات ابدی اور بدلوگ
ہلاکت ابدی پس یہہ اعتقاد اجماعی ہی نجات بدون ایمان کے میسر
ہو نہین سکتی اور جلال باپ بیٹی روح القدس کا جیسا ازل مین تھا
وہی اب ہے اور ویسا ہی ابد تک رہیگا آمین تمام ہوا عقیدہ عیسائیان
کہ جو مقدس تھا نابیس سے ثابت ہی الخ - اور فرید برآن جناب
پولوس کا خط گلاتیون کو نمبر ۱ باب ۱۲ درس ۲ ہے وہ قابل دید ہے
میرے زبان زیب نہین دیکھتے جو پولوس نے حضرت مسیح علیہ السلام
کے کسر شان کی ہی - اگر اب بھی مجیب کو اطمینان نہو تو پھر سہی
۳ - مجیب کا یہہ دعوی ہی محض باطل ہی کہ جو کوئی مسیح پر ایمان
لائی گا ان دنیا مین کسطرح گناہ اچھی طرح کریگا بلکہ اسکو بالکل
گناہ سے نفرت ہوگی الخ - یہان تو وہ بات ہوئی کہ چھوڑا
کہین جا پڑا کہین اعتراض مین صاف صاف لکھا ہوا موجود ہی کہ
گنہگار دنیا مین اچھی طرح گناہ کرین اور عاقبت کو بہشت مین
داخل ہون جیسا کہ اندنون ہم مسیح کے شاگردون کو طرح طرح کے
گناہون مین مبتلا دیکھتے ہین باوجودیکہ وہ شاگرد مسیح کی اصطباغ
پاچکی اور دن رات منادی کا کام کرتے ہین معلوم ہوا کہ اگ کا
اصطباغ اون عیسائیون اور مسیح کی شاگردون نے نہین پایا
شائد مرکر پائین گے - علی ہذا القیاس صمیمہ خیرخواہ عالم دہلی
۱۵ مطبوعہ مارچ ۷۵ء مین جو خط منجانب محمد مراد عرف احمد
حسین صاحب میمار ایڈیٹر راجپوتانہ اخبار چھپا ہی اوسمین
مسیح کی شاگردون اور واعظان دین عیسوی کی پاکیزگی
خوب ترشح ہوتی ہی - دو تین صفحہ تک صاحب نورافشان
راقم سے اصطباغ فرضی کے باب مین بحث کرچکی آخر کار